مرزا محمد رفیع سوؔدا

(1713–1781)

سوؔدا دہلی میں پیدا ہوئے اور یہیں عربی وفارسی کی تعلیم حاصل کی۔ وہ بچپن ہی سے ذہین اور موزوں طبع تھے۔ کچھ مدّت تک شاہ حاتم کے شاگرد رہے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں ایک اہم شاعر تسلیم کیے گئے۔ سوؔدا کو کئی زبانوں پر قدرت حاصل تھی۔

سوؔدا کی شاعری کا شہرہ سُن کر نواب شجاع الدّولہ نے انھیں لکھنؤ آنے کی دعوت دی۔ حالات نے بھی انھیں دہلی چھوڑ کر لکھنؤ جانے پر مجبور کر دیا، وہاں نواب شجاع الدّولہ اور ان کے بیٹے نواب آصف الدّولہ کے زمانے میں خاطرِ خواہ پذیرائی ہوئی۔ تقریباً ستّر برس کی عمر میں لکھنؤ میں اِنتقال کیا۔

سوؔدا مزاجاً قصیدے کے شاعر ہیں، لیکن اُن کی غزلیں بھی زبان وبیان کی دل آویزی اور لب ولہجے کے بانکپن کی وجہ سے الگ پہچانی جاتی ہیں۔ غزل میں سوؔدا کا رنگ میؔر سے بہت مختلف ہے۔ ان کے لہجے میں انفرادیت، اشعار میں مضامین کی رنگارنگی بھی نمایاں ہے۔ داخلی تجربوں کے بیان میں بھی سوؔدا بہت کامیاب ہیں۔ اُن کا ایک مخصوص انداز ہے جس میں دردمندی کی جگہ شوخی، سوز وگداز کی جگہ نشاط، اور سادگی کی جگہ پُر کاری نمایاں ہے۔ اُن کی وہ نظمیں بھی، جن میں زمانے کی بدحالی کا نقشہ کھینچا گیا ہے، بہت مشہور ہیں۔

© NCERT not to be republished

5188CH02

غزل

گدا دست اہل کرم دیکھتے ہیں	ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں
نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے	سو اک قطرۂ مے میں ہم دیکھتے ہیں
یہ رنجش میں ہم کو ہے بے اختیاری	تجھے تیری کھا کر قسم دیکھتے ہیں
حباب لب جو ہیں اے باغباں ہم	چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں
خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاوے	جو کچھ دوست اپنے میں ہم دیکھتے ہیں

مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے سوؔدا
اُسے تیرے کوچے میں کم دیکھتے ہیں

(مرزا محمد رفیع سوؔدا)

© NCERT not to be republished

مشق

سوالات

1۔ اپنا دم اور قدم دیکھنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ شاعر نے باغباں کو مخاطب کر کے کیا کہا ہے؟

3۔ شاعر نے اپنی بے اختیاری کی بات کیوں کی ہے؟

4۔ اس شعر کی تشریح کیجیے:

خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاوے	جو کچھ دوست اپنے میں ہم دیکھتے ہیں